جاندار کی تصویر والے لباس میں نماز پڑھنا

مجیب: ابو حفص مولانا محمد عرفان عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-2228

تاریخ اجراء: 15 جمادی الاولی 1445ھ /30 نومبر 2023ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

جس لباس پر جاندار کی تصویر ہو، اس میں نماز پڑھنا کیسا ہے؟ نیز اگر جاندار کی تصویر والے لباس کے اوپر کوئی دوسرا کپڑا اڈھک کر نماز پڑھی جائے، تو اب نماز کا کیا حکم ہو گا؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جس لباس پر جاندار کی ایسی تصویر ہو جس میں اُس کا چہرہ موجود ہو اور وہ تصویر اتنی بڑی ہو کہ زمین پر رکھ کر کھڑے ہو کر دیکھیں تو چہرہ واضح ہو تو ایسا لباس پہننا شرعاً جائز نہیں، اور ایسے لباس میں نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے جس کو دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔ البتہ اگر وہ تصویر مٹا دی جائے یا اُس کا سر یا چہرہ مکمل کاٹ دیا جائے یا اُس پر سیاہی وغیرہ کوئی رنگ لگا دیا جائے جس سے اس کا سر یا چہرہ مٹ جائے، یا اُس تصویر والے لباس پر کوئی دوسرا کپڑا پہن یا اوڑھ لیا جائے جس سے وہ تصویر چھپ جائے تو اب نماز مکروہ تحریمی نہ ہو گی۔

تنویر الابصار مع در مختار میں ہے:"(ولبس ثوب فیہ تماثیل) ذی روح۔۔۔ لا یکرہ (لو فی یدہ) عبارۃ الشمنی بدنہ؛ لانھا مستورۃ بثیابہ (أو علی خاتمہ) بنقش غیر مستبین۔ قال فی البحر ومفادہ کراھۃ المستبین لا المستتر بکیس أو صرۃ أو ثوب آخر (أو کانت صغیرۃ) لا تتبین تفاصیل اعضائھا للناظر قائما، وھی علی الارض (أو مقطوعۃ الرأس أو الوجہ)" ملتقطاً۔ ترجمہ: اور ایسا کپڑا پہن کر نماز پڑھنا، مکروہ تحریمی ہے جس میں جاندار کی تصویر ہو۔۔۔ اور اگر نمازی کے ہاتھ پر تصویر ہو، شمنی کی عبارت میں ہے نمازی کے بدن پر ہو تو نماز مکروہ نہ ہو گی کیونکہ یہ کپڑوں سے چھپی ہوئی ہے۔ یا تصویر انگوٹھی پر ہو ایسے نقش کے ساتھ جو واضح نہ ہو۔ بحر میں فرمایا کہ اس (یعنی تصویر کے چھپ جانے والی) علت کا مفاد یہ ہے کہ کراہت نظر آنے والی تصویر میں ہے، نہ کہ اُس تصویر میں جو بٹوے یا تھیلی یا دوسرے کپڑے سے چھپی ہو۔ (یونہی نماز مکروہ نہ ہو گی اس

صورت میں کہ) وہ تصویر چھوٹی ہو کہ جس کے اعضاء کی تفصیل کھڑے ہو کر دیکھنے والے پر ظاہر نہ ہو، اس حال میں کہ تصویر زمین پر ہو۔ یا وہ تصویر ایسی ہو کہ اُس کا سر یا چہرہ کاٹ دیا گیا ہو۔ (تنویر الابصار مع در مختار، جلد1، صفحہ504-502، مطبوعہ: کوئٹہ)

در مختار کی مذکور عبارت "أو ثوب آخر" کے تحت رد المحتار میں ہے: "بان کان فوق الثوب اللذی فیه صورة، ثوب ساتر له فلا تکره الصلاة فیه لاستتارها الثوب" ترجمہ: یعنی جس کپڑے میں تصویر ہو، اس کے اوپر کوئی ایسا کپڑا ہو جو اس تصویر کو چھپانے والا ہو تو اب (دوسرے) کپڑے کے اُس تصویر کو چھپا دینے کی وجہ سے، تصویر والے کپڑے میں نماز مکروہ نہ ہو گی۔ (ردالمحتار علی الدر المختار، جلد1، صفحہ504، مطبوعہ: کوئٹہ)

سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فتاوی رضویہ میں ارشاد فرماتے ہیں: "کسی جاندار کی تصویر جس میں اس کا چہرہ موجود ہو اور اتنی بڑی ہو کہ زمین پر رکھ کر کھڑے سے دیکھیں تو اعضاء کی تفصیل ظاہر ہو، اس طرح کی تصویر جس کپڑے پر ہو اس کا پہننا، پہنانا یا بیچنا، خیرات کرنا سب ناجائز ہے اور اسے پہن کر نماز مکروہِ تحریمی ہے جس کا دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔ ایسے کپڑے پر سے تصویر مٹا دی جائے یا اس کا سر یا چہرہ بالکل محو کر دیا جائے، اس کے بعد اس کا پہننا، پہنانا، بیچنا، خیرات کرنا، اس سے نماز، سب جائز ہو جائے گا۔ اگر وہ ایسے پکے رنگ کی ہو کہ مٹ نہ سکے، دھل نہ سکے تو ایسے ہی پکے رنگ کی سیاہی اس کے سر یا چہرے پر اس طرح لگا دی جائے کہ تصویر کا اتنا عضو محو ہو جائے صرف یہ نہ ہو کہ اتنے عضو کا رنگ سیاہ معلوم ہو کہ یہ محو و منافی صورت نہ ہو گا۔" (فتاویٰ رضویہ، جلد24، صفحہ567، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم